

6.1

ترقیاتی مالی ادارے

ترقیاتی مالی اداروں (ڈی ایف آئیز) کی بنیادی طور پر سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کی وجہ سے اساسی سرمایہ میں نمایاں پیش رفت درج ہوئی، کیونکہ قرضوں خاص طور پر بازار زر کے سودوں کے ذریعے ریپو قرضوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ معاشی دباؤ حالات کی وجہ سے قرضوں کے جزدان کی نمو سکڑ گئی۔ تاہم، اثاثوں کا مجموعی ارتکاز خطرے سے پاک سرکاری تمسکات کی طرف مزید بڑھ گیا۔ خالص سودی آمدنی میں بیش بہا وسعت کے سبب اس شعبے میں نفع آوری کے صحت مند مارجن کا اندراج ہوا۔ مزید برآں، پُرخطر بہ وزن اثاثوں کے ضمن میں اساسی سرمایہ میں زبردست اضافہ ہوا، جس نے شرح کفایت سرمایہ کو تھوڑا سا بڑھادیا؛ تاہم، شرح کفایت سرمایہ ضوابطی نشانیے سے خاصا بلند رہا۔



6.2 ترقیاتی مالی ادارے

جدول 6.1.1: کلیدی متغیرات اور مالی اسباب کے اظہار

2023	2022	2021	2020	2019	
ارب روپے					
2,025	1,168	338	287	240	سرمایہ کاری (خالص)
188	188	140	111	92	قرضے (خالص)
2,338	1,430	539	439	377	کل اثاثے
2,117	1,223	348	261	229	قرضے
45	38	34	27	12	ڈپازٹس
145	135	134	127	117	ایکویٹی
15	15	15	16	15	غیر فعال قرضے
فیصد					
34.7	36.5	38.7	43.1	44.9	شرح کفایت سرمایہ
7.4	7.3	9.5	12.8	14.5	غیر فعال قرضے تا قرض
(1.2)	0.9	1.6	3.1	4.2	خالص غیر فعال قرضے تا خالص قرض
0.9	1.6	2.4	3.3	2.7	اثاثوں پر نفع (بعد از ٹیکس)
1.3	3.3	7.2	10.7	7.2	ایکویٹی پر نفع (بعد از ٹیکس)
22.0	24.0	25.9	52.0	56.4	لاگت تا آمدنی تناسب
95.9	92.4	98.0	89.7	76.3	سیال اثاثے تا قلیل مدتی واجبات
417.7	493.4	412.6	405.1	763.8	قرضے تا ڈپازٹس

اسٹیٹ بینک

روان شرح پی آئی بیز میں تازہ سرمایہ کاری نے سرمایہ کاری جزدان بڑھادیا۔۔۔

2023ء کے دوران سرمایہ کاری میں 73.3 فیصد کی زبردست نمو دیکھنے میں آئی اور اساس سرمایہ میں ان کا حصہ بڑھ کر 86.6 فیصد (2022ء میں 81.7 فیصد) تک جا پہنچا۔ تقریباً تمام تازہ سرمایہ کاری (اضافے کا 91.8 فیصد) سرکاری تمسکات کا حصہ بنی، جو 72.4 فیصد اضافے کے ساتھ 1,871.5 ارب روپے تک پہنچ گئی، اور مجموعی سرمایہ کاری میں ان کا حصہ تقریباً 92.4 فیصد (2022ء میں 92.6 فیصد) تک برقرار رہا۔ دوسری جانب زیر جائزہ سال کے دوران ایکویٹی سٹاک میں سرمایہ کاری 64.6 فیصد کم ہو کر 17.7 ارب روپے رہ گئی۔

ریکارڈ قرضوں پر مبنی سرمایہ کاری ترقیاتی مالی اداروں کی اساس سرمایہ میں غیر معمولی اضافہ کیا۔۔۔

مالی سال 23ء میں ترقیاتی مالی اداروں کے اساس سرمایہ میں نمایاں اضافہ (63.5 فیصد) ہوا لیکن پچھلے سال کے مقابلے میں اس کی رفتار (165.5 فیصد) سست رہی (جدول 6.1.1)۔ اساس سرمایہ میں توسیع بنیادی طور پر قرضے سے کی گئی سرمایہ کاری کی وجہ سے ہوئی۔

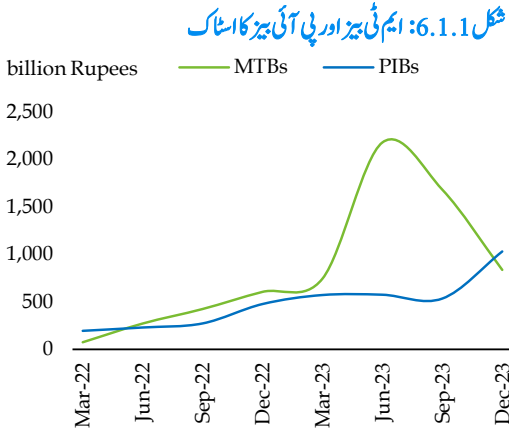
قرضوں میں معمولی اضافہ دیکھا گیا، کیونکہ مالی سال 22ء کی نسبت ترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے قرضے لینے کا عمل بالفعل جمود کا شکار رہا۔ قرضوں میں سست نمو کے ساتھ ساتھ غیر فعال قرضہ تا قرضہ تناسب، جو پہلے ہی گر رہا تھا، مزید ابتر نہ ہوا۔ قرضوں کی اوسط سے کم کارکردگی کی بنیادی وجہ نجی شعبے میں قرضوں کی طلب کا فقدان تھا۔

2023ء کے دوران زیادہ تر سرکاری تمسکات میں خطرے سے پاک سرمایہ کاری بڑھتی رہی۔ سرمایہ کاری میں 73.3 فیصد اضافہ ہوا جبکہ ٹریژری اکتشافات 82.0 فیصد بڑھ گئے۔ بازار زر کے سودوں (او ایم او) ¹ میں ترقیاتی مالی اداروں کی زبردست شرکت نے سرمایہ کاری کے اس بڑے حجم کو آسان بنادیا۔ بازار زر کے سودے ترقیاتی مالی اداروں کے روز مرہ اثاثہ و واجبات کے انتظام میں سہولت فراہم کر سکتے ہیں کیونکہ انہیں فنڈنگ کے محدود ذرائع کا سامنا ہوتا ہے۔

2023ء میں ترقیاتی مالی اداروں کا شرح کفایت سرمایہ بڑھ کر 43.3 فیصد تک (2022ء میں 36.5 فیصد) پہنچ گیا۔ اسے بنیادی طور پر خطرہ وزن اثاثوں میں اضافے کے بجائے قابل استعمال سرمائے میں بہ سرعت اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

¹ اسٹیٹ بینک نے تمام ترقیاتی مالی اداروں کو 2022ء میں اوپن مارکیٹ آپریشنز میں حصہ لینے کی اجازت دی۔ تفصیلات کے لیے ڈی ایم ایم ڈی کا سرکلر نمبر 11 برائے 2022ء ملاحظہ کیجیے۔

رواں شرح پی آئی بیز اور ایم ٹی بیز میں خاطرخواہ سرمایہ کاری ہوئی۔۔۔



Source: State Bank of Pakistan

توانائی، 3.6 ارب روپے (2022ء میں 3.8 ارب روپے) اور ٹی ای آر ایف، 7.7 ارب روپے (مالی سال 22 میں 8.0 ارب روپے) کا حصول ہیں۔

ترقیاتی مالی اداروں کی مالکاری کا سب سے بڑا صارف کارپوریٹ شعبہ بنا رہا۔۔۔

قیاتی مالی اداروں کی مالکاری کا سب سے بڑا صارف کارپوریٹ شعبہ بنا رہا۔ قرضوں میں کارپوریٹ شعبے کا بڑا حصہ جاری سرمائے کی ضروریات کی وجہ سے تھا، جس میں مہنگائی، اجناس کی قیمتوں بڑھنے اور معین سرمایہ کاری مقاصد کی وجہ سے مزید اضافہ ہوا۔

قرضوں میں اضافہ وسیع البنیاد رہا۔۔۔

شعبہ جاتی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ قرضوں کو مختلف شعبوں میں بخوبی تقسیم کیا گیا ہے۔ ٹیکسٹائل شعبے کا حصہ سب سے زیادہ رہا جس کے بعد مالی، کیمیکل، ادویات اور شوگر کے شعبوں کا نمبر آتا ہے (شکل 6.1.3)۔

ریپو قرضے فنڈنگ کا بڑا ذریعہ بنے رہے۔۔۔

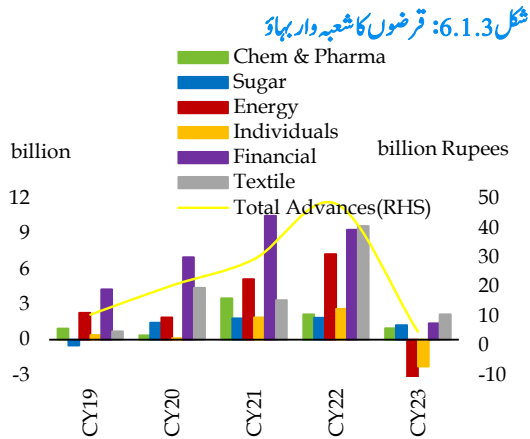
ترقیاتی مالی ادارے سالوں سے اپنی بیشتر مالکاری ضروریات کے لیے بین البینک منڈی پر ہی انحصار کرتے رہے ہیں، کیونکہ سرمایہ منڈی تک محدود رسائی کے باعث ڈپازٹس اور ریگر آلات کی وساطت سے رقوم مجتمع کرنا راہیں مسدود رہیں۔ تاہم 2022ء میں بازار زر کے سودوں کی مدد سے رقوم کے حصول کے ذریعے

تفصیلی اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ 2023ء کی پہلی ششماہی میں سرکاری تمسکات میں نمایاں اضافہ ہوا، جس میں ایم ٹی بیز کا حصہ تقریباً تین چوتھائی تھا، اس کے بعد رواں شرح پی آئی بیز کا نمبر آتا ہے۔ تاہم 2023ء کی چوتھی سہ ماہی میں اس رجحان میں تبدیلی دیکھی گئی جب سرمایہ کاری کا بڑا حصہ رواں شرح پی آئی بیز کے قلیل مدتی آلات کی جانب منتقل ہو گیا، اس کی بنیادی وجہ 2023ء کی چوتھی کے دوران خطیافت میں گراوٹ آنا تھی۔ اس پیش رفت سے (الف) قلیل مدتی بازار زر کے سودوں اور بینک فنڈنگ تک رسائی کی عکاسی ہوتی ہے جو سیالیت کے خطرے کو کم کرنے کی غرض سے قلیل مدتی بلوں سے مطابقت کی حامل سرمایہ کاری کے لیے ضروری ہوتی ہے، اور (ب) شرح سود میں اضافے کا منظر نامہ جو طویل مدتی معین سرمایہ بانڈز کے معاملے میں باز قدر پیمائی کے نقصانات پر منتج ہوتا ہے۔² لہذا، ترقیاتی مالی اداروں نے ایم ٹی بیز اور رواں شرح پی آئی بیز میں سرمایہ کاری کو ترجیح دی، جو شرح سود میں تبدیلیوں کے حوالے سے نسبتاً کم حساسیت کے حامل ہوتے ہیں۔ آخر دسمبر 2023ء میں ایم ٹی بیز کا جزدان 231.4 ارب روپے کے نمایاں اضافے سے بڑھ کر 838.7 ارب روپے تک پہنچ گیا؛ 554.6 ارب روپے کے اضافے سے پی آئی بیز کا مجموعی اسٹاک 1.03 ٹریلین روپے تک جا پہنچا (شکل 6.1.1)۔

بڑھتی ہوئی شرح سود اور معاشی سُست روی کے باعث قرضوں میں دھیمی نمو درج کی گئی۔۔۔

2023ء میں قرضوں کی نمو 0.1 فیصد پر جمود کا شکار رہی، جو 2022ء میں 33.9 فیصد بڑھی تھی (شکل 6.1.2)۔ سرمایہ کاری کے ساتھ ساتھ قرضوں میں معمولی اضافے نے اثاثوں کو توسیع دی، جس سے 2022ء کی 13.1 فیصد مجموعی اساس سرمایہ میں ان کا حصہ مزید کم ہو کر 2023ء میں 8.0 فیصد رہ گیا۔ قرضوں میں کمی کی بنیادی وجہ نجی شعبے کی قرضوں کی طلب میں کمی کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کی ایل ٹی ایف ایف کے تحت طویل مدتی نو مالکاری اسکیموں سے نسبتاً کم رقوم، 17.9 ارب روپے (2022ء میں 20.7 ارب روپے)، قابل تجدید

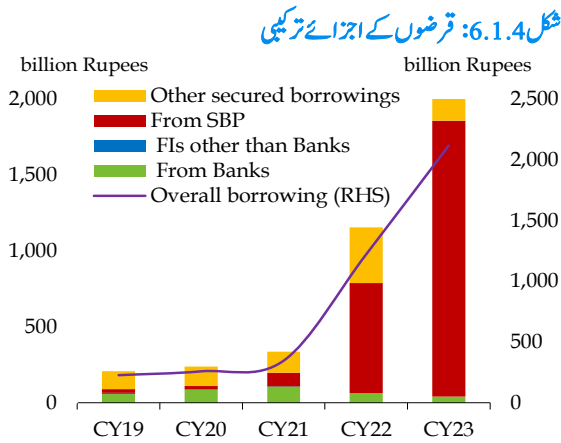
² اسٹیٹ بینک نے 2023ء کے دوران پالیسی ریٹ میں مجموعی طور پر 600 بی پی ایس کا اضافہ کیا۔



billion Rupees

Source: State Bank of Pakistan

Source: State Bank of Pakistan



Source: State Bank of Pakistan

اگرچہ بیشتر مکسوبہ اثاثوں کی عرصیت طویل ہوتی ہے، تاہم ان کی باز قدر پیمائی نسبتاً کم ہوتی ہے۔۔۔

آخر دسمبر 2023ء کے دوران طویل مدتی معین سرمایہ قرضے تقریباً 52.2 فیصد جبکہ پی آئی بیز پر مشتمل سرکاری تسکات 52.3 فیصد تھے۔ تاہم، اثاثوں کی باز قدر پیمائی کے حوالے سے بقیہ مدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے عرصیتی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ بیشتر قرضوں اور سرمایہ کاری کی عرصیت قدرے قلیل مدتی تھی، یعنی 56.9 فیصد قرضوں کی باز قدر پیمائی تین ماہ میں اور 11.2 فیصد کی باز قدر پیمائی تین ماہ سے ایک سال تک ہونی تھی، جبکہ 32.5 فیصد کی سرمایہ کاری،

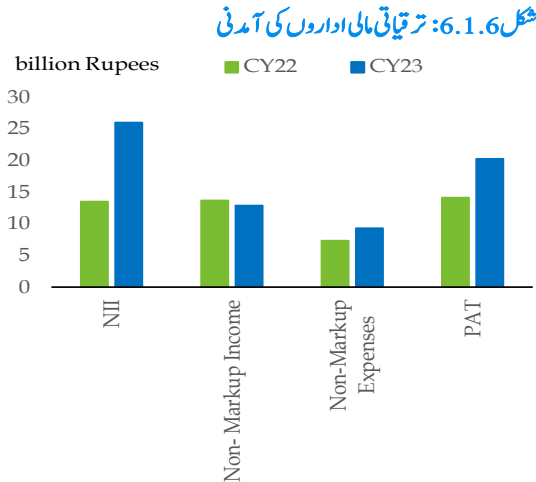
ترقیاتی مالی اداروں کی سیالیت پیدا کرنے کی صلاحیت خاصی بڑھادی۔ نتیجتاً، گزشتہ دو برسوں میں ان کا قرضوں پر انحصار بہت حد تک بڑھ گیا، اور آخر 2023ء میں ان کی اساس سرمایہ میں قرضوں کا حصہ 91.0 فیصد تک پہنچ گیا (2022ء میں 86.0 فیصد)۔ ان قرضوں میں بڑا حصہ یعنی 85.8 فیصد اسٹیٹ بینک کا ہے، جس کے بعد دوسروں کا نمبر آتا ہے (شکل 6.1.4)۔

گو کہ ترقیاتی مالی اداروں کے فنڈنگ اظہار پے استحکام کی تصویر کشی کرتے ہیں، البتہ عرصیتوں میں فرق بہت بڑھ گیا۔۔۔

عرصیتوں کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ اثاثوں اور واجبات کی عرصیتیں مختصر ہیں یعنی تقریباً 49.0 فیصد اثاثے اور 95.0 فیصد واجبات کی عرصیت ایک سال میں مکمل ہو جائے گی۔ سال بھر مجموعی اثاثوں میں ان عرصیتوں کا فرق خاصا بڑھ کر 40.5 (2022ء میں 22.5 فیصد) ہو گیا، کیونکہ اس شعبے نے اپنی اساس سرمائے کی مالکاری کے لیے قلیل مدتی قرضوں پر بیشتر انحصار کیا (شکل 6.1.5)۔ تاہم، پست پر خطر اثاثوں کی صورت میں سیالیت کے خاطر خواہ بفرز کی دستیابی نے عرصیتوں کے فرق کو کم کر دیا کیونکہ مجموعی اثاثوں میں سیال اثاثوں کا حصہ بڑھ کر 85.5 فیصد (2022ء میں 77.9 فیصد) تک پہنچ گیا۔ مزید برآں، سیال اثاثہ جات تا قلیل مدتی واجبات تناسب بڑی حد تک 95.9 فیصد پر مستحکم رہا۔ بازل پر مبنی خالص مستحکم فنڈنگ تناسب بھی بڑھ کر 133.0 فیصد (2022ء میں 120.0 فیصد) تک پہنچ گیا، جو 100 فیصد نشانہ سے خاصا بلند ہے۔

³ تاہم، نوعیت بندی کا خطرہ اب بھی باقی ہے۔

6.1.6۔ چنانچہ 2022ء میں ترقیاتی مالی اداروں کے شعبے کا خالص سودی مارجن⁴ سکڑ کر 1.6 فیصد رہ گیا۔



Source: State Bank of Pakistan

تاہم اثاثوں پر نفع گھٹ گیا کیونکہ اساسی سرمایہ میں بڑی توسیع کی وجہ سے نفع آوری میں اضافہ ہوا، جبکہ ایکویٹی پر نفع اس میں معتدل نمو ہونے سے قدرے بہتر ہو گیا۔۔۔

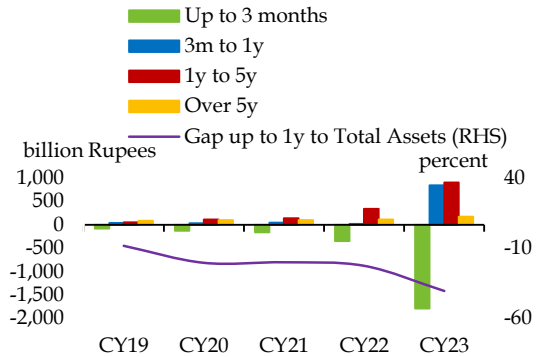
2023ء میں آمدنی (اثاثوں پر بعد از ٹیکس نفع) میں خاطر خواہ اضافے کے مقابلے میں اساسی سرمایہ 0.9 فیصد (2022ء میں 1.6 فیصد) سکڑ گئی۔

دوسری جانب زبردست آمدنی ایکویٹی میں معتدل نمو کی وجہ سے زیر جائزہ مدت میں ایکویٹی پر نفع بڑھ کر 13.3 فیصد تک پہنچ گیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اساسی سرمایہ میں نمو بنیادی طور پر خطرے سے پاک اثاثوں میں ہوئی تھی، جس کے باعث ترقیاتی مالی اداروں کو اپنی اساسی سرمایہ میں قدرے سست نمو کے ساتھ ٹھوس بیلنس شیٹ کو سہارا دینے کا موقع ملا۔

2023ء میں اثاثوں کے معیار کے اظہار پر بڑی حد تک تک مستحکم رہے۔۔۔

قرضوں میں نمو اور قرضوں کے بہتر انتظام خطر بشمول قرض واپسی کی زائد کوششوں اور غیر فعال قرضوں کی واپسی کے باعث ترقیاتی مالی اداروں کے متعدی

شکل 6.1.5: اثاثوں اور واجبات کے درمیان عرصیتی خلا



Source: State Bank of Pakistan

جو بیلنس شیٹ کا بڑا حصہ تھی، کی باز قدر پیمائی تین ماہ اور 64.5 فیصد کی تین ماہ سے ایک سال تک ہونا تھی۔

خالص سودی آمدنی میں خاطر خواہ نمو نفع آوری پر منتج ہوئی۔۔۔

زیر جائزہ مدت میں خالص سودی آمدنی میں غیر معمولی نمو کی وجہ سے ترقیاتی مالی اداروں کا بعد از ٹیکس بڑھ کر 20.3 ارب روپے (2022ء میں 14.1 ارب روپے) تک پہنچ گیا۔ تاہم، غیر سودی آمدنی 6.1 فیصد کم ہو کر 12.9 ارب روپے رہ گئی (2022ء میں 13.7 ارب روپے)۔ اگرچہ خام آمدنی میں 42.7 فیصد کی ٹھوس نمو ہوئی، لیکن، آپریٹنگ اخراجات بھی بڑھ کر 27.2 فیصد تک پہنچ گئے۔ تاہم اس شعبے کے ٹیکس چارجز میں مجموعی طور پر 28.3 فیصد اضافہ ہوا (2022ء میں 23.3 فیصد)۔

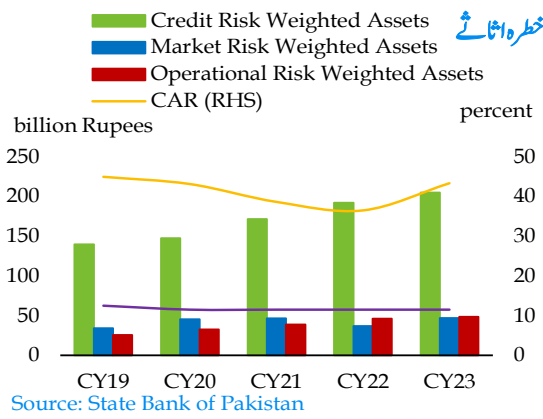
تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خام آمدنی میں بڑا اضافہ غیر سودی آمدنی کی وجہ سے ہوا، جس میں سودی آمدنی کے اثاثے میں خاصی نمو کے باعث 92.2 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم، دیگر آمدنی میں بڑی کمی آنے کی وجہ سے غیر سودی آمدنی میں بھی تھوڑی سی کمی آئی۔ دوسری جانب، سودی اخراجات میں تیز رفتاری آئی، کیونکہ سودی شرحوں کے اثرات قلیل مدتی قرضوں اور ڈپازٹس پر اثاثوں (بالخصوص قرضوں اور طویل مدتی سرمایہ کاری) کی نسبت تھوڑے زیادہ پڑے، جن کی نو قیمت بندی ان کی متعلقہ شرائط و ضوابط کے مطابق تھیں (شکل

⁴ خالص سودی مارجن (NIM) برابر ہے خالص سودی آمدنی (NI) / اوسط کسبوہ اثاثوں کے۔

ترقیاتی مالی ادارے

(یعنی 9.0 فیصد)۔ بہ وزن خطر اثاثوں کا مزید تجزیہ مالکاری کی سرگرمیوں میں محدود مثبت رفتار کی عکاسی کرتا ہے، جیسا کہ قرضہ جاتی بہ وزن خطر اثاثوں میں 6.1 فیصد کی دھیمی نمو آئی۔ مزید برآں، مارکیٹ کے بہ وزن خطر اثاثے 27.3 فیصد بڑھ گئے جس کی وجہ سے حکومتی تمسکات میں زیادہ سرمایہ کاری ہوئی، یہ امر شرح سود کے خطرے کے اعتبار سے بلند سرمایہ چارج پر منتج ہوا۔ کاروباری حجم میں اضافے سے پیدا ہونے والی مجموعی آمدنی میں توسیع کی وجہ سے آپریشنل بہ وزن خطر اثاثوں میں بھی 4.9 فیصد اضافہ ہوا۔ بہ وزن خطر اثاثوں میں قرضوں، مارکیٹ اور آپریشنل خطرات کا متناسب حصہ بالترتیب 68.2 فیصد، 16.1 فیصد اور 15.7 فیصد رہا۔

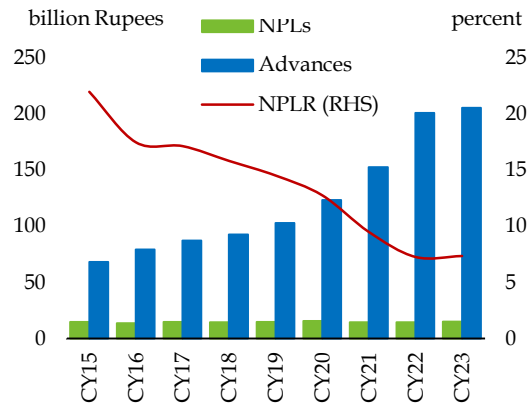
شکل 6.1.8: ترقیاتی مالی اداروں کی شرح کفایت سرمایہ اور بہ وزن خطرہ اثاثے



ابتدائی طور پر، ترقیاتی مالیات کو فروغ دینے اور معیشت میں سرمائے کی تشکیل کو بہتر بنانے کے لیے ترقیاتی مالی اداروں کے قیام میں معاونت کے لیے اقدامات کیے گئے۔ تاہم، مختلف چیلنجوں نے ترقیاتی مالی اداروں کی ترقی کو محدود کر کے انہیں قدامت پسندانہ حکمت عملی اپنانے پر مجبور کر دیا۔ کئی دہائیوں کے دوران، ترقیاتی مالی اداروں کو درپیش اہم چیلنجز یہ ہیں: سرمایہ مارکیٹ تک محدود رسائی، قومی بچت کی پست شرح، بینکوں سے مسابقت، ڈپازٹ جمع کرنے کا محدود اختیار، حکومت یا بین الاقوامی ترقیاتی ایجنسیوں کی جانب سے فنڈنگ کی عدم موجودگی، اور مختلف عوامل کی وجہ سے طویل مدتی مالکاری کی نسبتاً کم طلب۔ ان مسائل نے ترقیاتی مالی اداروں کے شعبے کی ترقی کو خاصا محدود کر دیا، اور اس کے ساتھ ساتھ قومی معیشت میں حصہ ڈالنے کی صلاحیت بھی کم کر دی۔

تناسب (infection ratio) میں سالہا سال بہتری آئی ہے۔ تاہم، 2023ء میں غیر فعال قرض تا قرضہ تناسب تھوڑا سا ابتر ہو کر 7.4 فیصد تک پہنچ گیا جو 2022ء میں 7.3 فیصد تھا (شکل 6.1.7)۔ غیر فعال قرضے 3.5 فیصد بڑھ کر 15.1 ارب روپے تک پہنچنے کے برخلاف، ترقیاتی مالی اداروں نے قرضوں پر نقصانات کا ازالہ کرنے کے لیے تمویں کی غرض سے کوریج کی بڑی رقوم مختص کر دیں۔ آخر 2023ء (گزشتہ برس 87.9 فیصد) تمویں کو رتیج بڑھ کر 114.8 فیصد تک جا پہنچی۔ چنانچہ سال بھر میں خالص غیر فعال قرضے تا خالص قرضے اور سرمایہ جاتی فرسودگی کے تناسبات مزید بہتر ہو کر بالترتیب منفی 1.2 فیصد (2022ء میں 0.9 فیصد) تک پہنچ گئے۔

شکل 6.1.7: 2023ء میں ترقیاتی مالی اداروں کے اثاثوں کا معیار



ترقیاتی مالی اداروں کی شرح کفایت سرمایہ عام طور پر مضبوط سرمایہ کی بنیاد اور خطرے سے بچنے والی کاروباری حکمت عملی کی وجہ سے مطلوبہ بینچ مارک سے کافی اوپر رہتی ہے، کیونکہ قرض فراہمی کی نسبت اساس سرمایہ میں بنیادی طور پر خطرے سے پاک سرکاری تمسکات میں سرمایہ کاری کا حصہ حاوی رہا۔ زیر جائزہ سال کے دوران، شرح کفایت سرمایہ صحت مند مارجن سے بڑھ کر 43.3 فیصد (پچھلے سال میں 36.5 فیصد) پہنچ گیا۔ اس کا تناسب 11.5 فیصد کے ضوابطی شرائط سے کافی بلند رہا (شکل 6.1.8)۔

شرح کفایت سرمایہ میں زبردست اضافہ بظاہر مجاز سرمائے میں تیزی سے اضافہ (یعنی 29.3 فیصد) کی وجہ سے ہوا، جس کے سبب بہ وزن خطر اثاثوں میں اضافہ ہوا